احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
3- جولائی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 147 سوموار-3 صفر-1416ھ' 3 وفا 1374ھش' 3 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دلوں میں انکسار - صفائی اور اخلاص پیدا کرو

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی - اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء' ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے - سو تم اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو -

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ (-) جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے- لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں- بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے- پھر بعض لوگ ایسے ہیں- جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا- ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں- خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا- اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے- اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا- پھر فرمایا ہے کہ (-) جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں- وہ اس سے بالاتر ہے- یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے- جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲)

درخواست دعا

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں-

برادرم محترم ملک محمد انور خان صاحب آف لاہور چھاؤنی ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں- آج کل ہسپتال میں داخل ہیں- ان کے گھٹنے کا اپریشن ہوا ہے- کافی بے چینی ہے- ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اعلان داخلہ

○ ایرونائیکل انجینئرنگ کالج P.A.F اکیڈمی رسالپور نے بی ایس سی (انجینئرنگ) ساڑھے تین سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے-

داخلہ کی اہلیت :-
(i) عمر ساڑھے سولہ سال تا ۲۲ سال
(ii) تعلیمی قابلیت ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) یا سینئر کیمبرج A-Level (ایف ایس سی کا امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں)

داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو کی تاریخ کے لئے یکم تا ۱۳- جولائی ۹۵ء مطلوبہ دستاویزات کے ساتھ قریبی P.A.F سینٹر سے رابطہ کریں-

دوران تربیت تنخواہ اور الاؤنس بھی دیا جائے گا-

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ یکم جولائی ۱۹۹۵ء ملاحظہ فرمائیں-

(نظارت تعلیم)

کامل ایمان یہ ہے کہ اسماء الٰہی پر ایمان لاؤ

(حضرت مولانا نورالدین صاحب- امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے- اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے- ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں-؟ وہ فاسق- فاجر ہوتے ہیں- ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا- یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں- نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی-

یاد رکھو- کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں- نہیں- وہ دنیا میں- قبر میں- حشر میں- جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں- وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں- اور ہرگز نہیں- وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں- یہ لوگ ہی آخر کامیاب ہونے والے ہیں-

میں پھر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بدوں انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا- کامل ایمان یہی ہے کہ اسمائے الٰہی پر ایمان لاؤ کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے- کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور (صاحب ایمان) سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے- پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ- یعنی ملائکہ پر- اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ- وفادار ہو- عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ- اور جزاء و سزا پر ایمان لاؤ- (عبادلت) کو مضبوط کرو اور (تزکیہ مال کرو) - غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں- خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں- یاد رکھو کہ دنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے- آخر جیت راستبازوں ہی کی ہوتی ہے-

اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے- ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع بنو- اور ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو- اور اس پاک چشمہ سے دور نہ رہو-

(از خطبہ ۲۷- جنوری ۱۸۹۶ء)

بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ	قیمت اڑھائی روپیہ

3- وفا 1374 ھش — 3 - جولائی 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

1- جب تک انسان ادنیٰ حالت میں ہوتا ہے۔ اس کے خیالات بھی ادنیٰ ہی ہوتے ہیں۔ اور جس قدر معرفت میں گرا ہوا ہوتا ہے اسی قدر محبت میں کمی ہوتی ہے۔ معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ (میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں) سے یہی تعلیم ملتی ہے۔ سابق عاشق جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ خدا تعالیٰ تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ انسان صدق دکھلاوے۔ اور اس پر ظن نیک رکھے کہ تا وہ بھی وفا دکھلائے۔ مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے آگے جھکے رہتے ہیں اور ان کی نظر دنیا تک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے۔ اس کے وعدوں پر ذرہ ایمان نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان رکھتے کہ وہ کریم و رحیم ہے تو وہ بھی ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا۔

2- شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ (کلام الٰہی) کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں صاحب ایمان کی مدد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے۔ وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے۔ اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے۔ اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے۔ اور اس کو تسلی بخشتا ہے۔ اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بے وفا، غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

3- ہمارا تو سارا دار و مدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے صاحب ایمان ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔

دشمنوں سے برسرِپیکار رہ سکتا ہوں مَیں
دوستوں سے خوف کھاتا اور گھبراتا ہے دِل
ایک پردہ ہے محبّت کا کہ سِل جاتے ہیں ہونٹ
کُھل کے جب باتیں نہیں ہوتیں تو بھر آتا ہے دل

ابوالاقبال

○

گلہ نہیں ہے کہ وقفِ وفا ہے میری ذات
ہر ایک شئے کی نفی کا پتہ ہے میری ذات

بس ایک مرحلۂ غم ہے وجہ صبر و سکوں
کسی کا ٹوٹتا ہوا نقشِ پا ہے میری ذات

میں اپنے آپ پہ کیوں خود نہ سنگ برساؤں
انا ہے میری محبت انا ہے میری ذات

بکھر گیا ہوں فضاؤں میں مَیں تو پھر کیا ہے
اساس میری ہوا ہے ہوا ہے میری ذات

تم اپنے شہر کی گلیوں میں مجھ کو دیکھو گے
ہوا میں اڑتی ہوئی گردِ پا ہے میری ذات

میں اضطراب سے ناآشنا نہیں ہوں مگر
یہ بات ہے کہ کسی کی رضا ہے میری ذات

زمیں کو اپنی کہوں آسماں کو اپنا کہوں
میں سوچتا ہوں کہ ان سے سوا ہے میری ذات

میں لمحے لمحے کو ریگِ رواں سمجھتا ہوں
نسیم مرحلۂ ارتقا ہے میری ذات

نسیم سیفی

(۱۹۸۷ء)

جو صبر اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے- ظاہر کچھ چیز نہیں- خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا- دیکھو میں یہ کہہ کر فرض (دعوت الی اللہ) سے سبک دوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ- خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو- دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے- جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا- بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے' قمار بازی سے' بدنظری سے' اور خیانت سے' رشوت سے' اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا- وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص (عبادت) کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف (کلام اللہ) نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے- اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے- وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- جو شخص مجھے فی الواقعہ (-) نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے- وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- ہر ایک زانی' فاسق' شرابی' خونی' چور' قمار باز' خائن' مرتشی' غاصب' ظالم' دروغ گو' جعل ساز' اور ان کا ہم نشیں' اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا' جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے-

یہ سب زہریں ہیں- تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی- ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے- کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں- اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں- کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے- ممکن نہیں، کہ خدا ان کو رسوا کرے- کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا- وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے- احمق ہے وہ شخص جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں- کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں- ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے- کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا- جب سے خدا نے زمین آسمان کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو- بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے- اور اب بھی دکھلائے گا- وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے- اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں- دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے- اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے- کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے- ہم اس پر ایمان لائے- ہم نے اس کو شناخت کیا- تمام دنیا کا وہی خدا ہے-

---

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت پیر صوفی احمد جان صاحب

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد لدھیانوی نے اپنی تصنیف "انعامات خداوند کریم" میں جستہ جستہ اپنے والد بزرگوار کے حالات اور بعض واقعات لکھے ہیں- جو ان کی زبانی ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں-

میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے جن کا ذکر حضرت صاحب (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے "ازالہ اوہام" میں کیا ہے- ان کے ساتھ آخر میں میرا بھی ذکر کیا ہے اور علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے اور دعا بھی دی ہے میرے والد نیک بزرگ اور سجادہ نشین تھے- میں یہاں ان کا حال زیادہ بیان نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے ایک کتاب جس کا نام "طب روحانی" ہے تصنیف کی ہے اس میں اپنا کچھ حال بیان کیا ہے- اس کتاب کا اشتہار حضرت صاحب نے رسالہ نشان آسمانی میں فرمایا ہے-

......براہین احمدیہ چھپی تو میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کا تعارف ہوا- میرے والد صاحب کو حضرت صاحب سے بہت ارادت و اعتقاد تھا......

والد صاحب اشاعت دین میں حضرت صاحب کی خدمت میں چندوں وغیرہ میں خوب حصہ لیتے تھے اور اپنے مریدوں اور دوستوں سے بھی اچھی طرح امداد کرواتے تھے- نیز حضرت صاحب کی تائید میں ایک طویل اشتہار بھی شائع کیا جس میں ایک شعر یہ تھا

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ

جب میں بیس سال کا ہوا تو والد صاحب حضرت صاحب سے اجازت لے کر مکہ کو تشریف لے گئے- حضرت صاحب نے ایک دعائیہ خط دیا کہ میری طرف سے...... حرف حرف پڑھ لینا........ بہت مرید بھی ساتھ گئے تھے جن میں شہزادہ عبدالمجید صاحب....... بھی تھے- جن کی وفات ایران میں ہوئی..... ہم بیس بائیس خدام پیچھے کھڑے تھے- والد صاحب نے فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں..........

میرے والد صاحب واپس آکر ۱۳ دن زندہ رہے اور ۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ کو وفات پا گئے........

"میرے والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ معاملہ کی اچھائی اور صفائی آدھا دین ہے- یہ ٹھیک بات ہے کیونکہ انسان پر دو حق ہیں حق اللہ اور حق العباد- اس لئے جو بندوں کا حق اچھی طرح ادا کرتا ہے وہ آدھا دین بجا لاتا ہے-"

اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پیر صاحب خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق حقوق العباد کی ادائیگی کو آدھا دین قرار دیتے تھے-

حضرت پیر صاحب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ایک بہت بڑا خزانہ قرار دیتے تھے جیسا کہ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے-

میں نے اپنے والد صاحب سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کوئی بڑا بھاری خزانہ اور بہت بڑی دولت رکھی ہے جس پر موت جیسا سخت ڈراؤنا پہریدار مقرر کیا ہے-

اولاد کے حقوق کی ادائیگی اور خدمت خلق کے متعلق "میرے والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص غریب ہو اور اس کے پاس اتنا کپڑا نہ ہو کہ سردی کی رات میں اپنے بچہ کو پورا ڈھک سکے- جب اس کے سر پر کپڑا ڈھکے تو بچہ کے پیر ننگے ہو جائیں- پھر اس کو خیال آئے کہ اس کے پیروں کو سر کی سردی لگتی ہو گی- وہ کپڑے کو پیروں کی طرف سرکا رے- تھوڑی دیر بعد اس کو سردی کا فکر ہو وہ سر کو ڈھک دے- اس طرح وہ رات کو چند مرتبہ کرے تو اس کا اتنا اجر و ثواب ہے کہ گویا اس نے ساری رات عبادت کی- اس سے ان کا یہ مطلب تھا کہ عیال کی خدمت اور خبر گیری کا بڑا ثواب ہے-"

حضرت پیر صاحب کے توکل اور یقین کے متعلق درج ذیل واقعہ بہت ایمان افروز ہے-

ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا- میرے والد صاحب نے میری والدہ صاحبہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں- دال ہے؟ جواب نفی میں ملا ایندھن ہے؟ وہی جواب تھا- جیب میں ہاتھ ڈالا دو روپے تھے- فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں- میں ان دو روپوں کی تجارت کرتا ہوں- وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے چلے گئے- رستہ میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دیئے- فرمایا لو میں تجارت کر آیا ہوں اب سب چیزیں منگوا لیں- اللہ کی راہ میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے اور آخر میں ثواب جدا ملتا ہے-"

حضرت پیر صوفی احمد جان اپنی فطری سعادت کی وجہ سے رضاالٰہی کے حصول اور تعلق باللہ کے سلسلہ میں کوشاں رہتے تھے- آپ کے صاحبزادے تحریر فرماتے ہیں-

"طلب خدا کا شوق سب شوقوں سے افضل اور اعلیٰ ہے-

جو رویت اور لقاء کے واقعات ہیں- یہ احمدیت میں ایک زندہ حقیقت کے طور پر جاری و ساری ہیں- اور پیچھے رہنے والے نہیں ہیں- گذشتہ ایک صدی کے احمدیوں نے اپنے ایمان اور وفا سے ان کی حفاظت کی- میں آپ کو آج متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے آنے والی صدی میں اسی طرح وفا اور ایمان کے ساتھ ان کی حفاظت نہ کی تو آپ خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس میں انقلابات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:-
(الفضل ۴- اگست ۱۹۲۳ء)

۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے جسے میں پہلے بھی بعض مجالس میں بیان کر چکا ہوں کہ ایک احمدی دوست اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے جو انگریزی فوج میں ملازم تھے- اپنی فوج کے ساتھ ایران میں گئے- وہاں سے بالشویکی فتنہ کی روک تھام کے لئے حکام بالا کے حکم سے ان کی فوج روس کے علاقہ میں گھس گئی اور کچھ عرصہ تک وہاں رہی- یہ واقعات عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہیں- کیونکہ اس وقت کے مصالح یہی چاہتے تھے کہ روسی علاقہ میں انگریزی فوجوں کی پیش دستی کو مخفی رکھا جائے- ان دوست کا نام فتح محمد تھا- اور یہ فوج میں نائک تے- ان کی دعوت الی اللہ سے ایک اور شخص فوج میں احمدی ہو گیا اور اس کو ایک موقع پر روسی فوجوں کی نقل و حرکت کے معلوم کرنے کے لئے چند سپاہیوں سمیت ایک ایسی جگہ کی طرف بھیجا گیا جو کیمپ سے کچھ دور آگے کی طرف تھی- وہاں سے اس شخص نے فتح محمد صاحب کے پاس آکر بیان کیا کہ ہم لوگ پھرتے پھراتے ایک جگہ پر گئے جہاں کچھ لوگ شہر سے باہر ایک گنبد کی شکل کی عمارت میں رہتے تھے- جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اس عمارت کے اندر ایسے آثار ہیں جیسے مساجد میں ہوتے ہیں- لیکن کرسیاں بچھی ہوئی ہیں- جو لوگ وہاں رہتے تھے ان سے میں نے پوچھا کہ یہ جگہ تو مسجد معلوم ہوتی ہے پھر اس میں کرسیاں کیوں بچھی ہوئی ہیں- تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ (مربی) ہیں اور چونکہ روسی اور یہودی لوگ ہمارے پاس زیادہ آتے ہیں وہ زمین پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے اس لئے کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں- (عبادت) کے وقت اٹھا دیتے ہیں ان سے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں- انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں....... اس سے آگے ان کی آپس میں گفتگو کا ذکر ہے-

فتح محمد صاحب نے جب یہ باتیں اس نو احمدی سے سنیں تو دل میں شوق ہوا کہ وہ اس امر کی تحقیق کریں- اتفاقاً کچھ دنوں کے بعد ان کو بھی آگے جانے کا حکم ہوا اور وہ روسی عشق آباد میں گئے- وہاں انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا یہاں کوئی احمدی لوگ ہیں- لوگوں نے صاف انکار کیا کہ یہاں اس مذہب کے آدمی نہیں ہیں....... انہوں نے کہا کہ اچھا تم صابیوں کا پوچھتے ہو وہ تو یہاں ہیں- چنانچہ انہوں نے ایک شخص کا پتہ بتایا کہ وہ درزی کا کام کرتا ہے اور پاس ہی اس کی دکان ہے- یہ اس کے پاس گئے اور اس سے حالات دریافت کئے-..........
روسی حکومت کو ہمارے خلاف رپورٹیں دی گئیں کہ یہ باغی ہیں- اور ہمارے بہت سے آدمی قید کئے گئے- لیکن تحقیق پر روسی گورنمنٹ کو معلوم ہوا کہ ہم باغی نہیں ہیں- بلکہ حکومت کے وفادار ہیں تو ہمیں چھوڑ دیا گیا- اب ہم دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور کثرت سے مسیحیوں اور یہودیوں میں سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں........ جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ فتح محمد صاحب بھی اسی جماعت میں سے ہیں تو بہت خوش ہوا- سلسلے کی ابتدا کا ذکر اس نے اس طرح سنایا کہ کوئی ایرانی ہندوستان گیا تھا- وہاں اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب ملیں وہ ان کو پڑھ کر ایمان لے آیا- اور واپس آکر یزد کے علاقہ میں جو اس کا وطن تھا اس نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا- کئی لوگ جو تاجروں میں سے تھے اس کے ساتھ مل گئے- وہ تجارت کے لئے اس علاقے میں آئے اور ان کے ذریعہ سے ہم لوگوں کو حال معلوم ہوا اور جماعت بڑھنے لگی-

یہ حالات فتح محمد صاحب وفات یافتہ نے لکھ کر مجھے بھیجے- چونکہ عرصہ زیادہ ہو گیا ہے اب اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ واقعات اسی ترتیب سے ہیں یا نہیں- لیکن خلاصہ ان واقعات کا یہی ہے- گو ممکن ہے بوجہ مدت گذر جانے کے واقعات آگے پیچھے بیان ہو گئے ہوں- جس وقت یہ خط مجھے ملا میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں نے سمجھا کہ (.) بخارا کے امیر کی کمان ہاتھ میں آگئی ہے- اسی رنگ میں پوری ہو رہی ہے اور میں نے چاہا کہ اس جماعت کی مزید تحقیق کے لئے فتح محمد صاحب کو لکھا جائے- اتنے میں ان کے رشتہ داروں کی طرف سے مجھے اطلاع ملی کہ سرکاری تار کے ذریعے ان کو اطلاع ملی ہے کہ فتح محمد صاحب میدان جنگ میں گولی لگنے سے فوت ہو گئے ہیں اس خبر نے تمام امید پر پانی پھیر دیا- اور سردست اس ارادے کو ملتوی کر دینا پڑا- مگر یہ خواہش میرے دل میں بڑے زور سے پیدا ہوتی رہی اور آخر ۱۹۲۱ء میں میں نے ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو اس علاقے کی خبر لینی چاہئے-

چونکہ انگریزی اور روسی حکومتوں میں اس وقت صلح نہیں تھی اور ایک دوسرے پر سخت بدگمانی تھی اور پاسپورٹ کا طریق ایشیائی علاقے کے لئے تو غالباً بند ہی تھا- یہ دقت درمیان میں سخت تھی اور اس کا کوئی علاج نظر نہ آتا تھا- مگر میں نے فیصلہ کیا کہ جس طرح بھی ہو اس کام کو کرنا چاہئے- اور ان احباب میں سے جو زندگی وقف کر چکے ہیں ایک دوست میاں محمد امین صاحب افغان کو میں نے اس کام کے لئے چنا اور ان کو بلا کر سب مشکلات بتا دیں- اور کہہ دیا کہ آپ نے زندگی وقف کی ہے- اگر آپ اس عہد پر قائم ہیں تو اس کام کے لئے تیار ہو جائیں- جان اور آرام ہر وقت خطرے میں ہوں گے- اور ہم کسی قسم کا کوئی خرچ آپ کو نہیں دیں گے- آپ کو اپنا قوت خود کمانا ہو گا- اس دوست نے بڑی خوشی سے ان باتوں کو قبول کیا اور اس ملک کے حالات دریافت کرنے کے لئے اور سلسلہ کی دعوت الی اللہ کے لئے بلا زاد راہ فوراً نکل کھڑے ہوئے- کوئٹہ تک تو ریلوے سفر کیا- سردی کے دن تھے اور برفانی علاقوں میں سے گذرنا پڑتا تھا- مگر سب تکالیف برداشت کر کے بلا کافی سامان کے دو ماہ میں ایران پہنچے اور وہاں سے روس میں داخل ہونے کے لئے چل پڑے- آخری خط ان کا مارچ ۱۹۲۲ء کا لکھا ہوا پہنچا تھا- اس کے بعد نہ وہ خط لکھ سکتے تھے نہ پہنچ سکتا تھا- مگر خدا کا شکر ہے کہ آج ۹- اگست کو ان کا ۱۸- جولائی کا لکھا ہوا خط ملا ہے- جس سے یہ خوش خبری معلوم ہوئی کہ آخر اس ملک میں بھی احمدی جماعت تیار ہو گئی ہے- اور باقاعدہ انجمن بن گئی ہے-

اس دوست کو روسی علاقے میں داخل ہو کر جو سنسنی خیز حالات پیش آئے وہ نہایت اختصار سے انہوں نے لکھے ہیں- لیکن اس اختصار میں بھی ایک صاحب بصیرت کے لئے کافی تفصیل موجود ہے- اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کے تجربات سے دوسرے بھائی فائدہ اٹھا کر اپنے اخلاص میں ترقی کریں گے اور دین حق کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں گے- کہ حقیقی کامیابی خدا کی راہ میں فنا ہونے میں ہے-

چونکہ برادرم محمد امین خان صاحب کے پاس پاسپورٹ نہ تھا اس لئے وہ روسی علاقے میں داخل ہوتے ہی روس کے پہلے ریلوے سٹیشن قمنہ پر انگریزی جاسوس قرار دئے جا کر گرفتار کئے گئے- کپڑے اور کتابیں اور جو کچھ پاس تھا- وہ ضبط کر لیا گیا اور ایک مہینہ تک آپ کو وہاں قید رکھا گیا- اس کے بعد آپ کو عشق آباد کے قید خانہ میں تبدیل کیا گیا- وہاں سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں آپ کو براستہ ثمرقند تاشقند بھیجا گیا- اور وہاں دو ماہ تک قید رکھا گیا- اور بار بار آپ سے بیانات لئے گئے تا یہ ثابت ہو جائے کہ آپ انگریزی حکومت کے جاسوس ہیں- اور جب بیانات سے کام نہ چلا تو قسم قسم کی لالچوں اور دھمکیوں سے کام لیا گیا- اور فوٹو لئے گئے تا عکس محفوظ رہے- اور آئندہ گرفتاری میں آسانی ہو- اور اس کے بعد گوشکی سرحد افغانستان پر لے جایا گیا- اور وہاں سے ہرات افغانستان کیطرف اخراج کا حکم دیا گیا- مگر چونکہ وہ گھر سے اس امر کا عزم کر کے نکلا تھا کہ میں نے اس علاقہ میں دعوت الی اللہ کرنی ہے- اس نے واپس آنے کو اپنے لئے موت سمجھا اور روسی پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا اور بھاگ کر بخارا جا پہنچا-

دو ماہ تک آپ وہاں آزاد رہے- لیکن دو ماہ کے بعد پھر انگریزی جاسوس کے شبہ میں گرفتار کئے گئے اور تین ماہ تک نہایت سخت اور دل کو ہلا دینے والے مظالم آپ پر کئے گئے- اور قید میں رکھا گیا اور اس کے بعد پھر روس سے نکلنے کا حکم دیا گیا- اور بخارا سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی طرف واپس بھیجا گیا-

اللہ تعالیٰ ان کی ہمت میں اور اخلاص اور تقویٰ میں برکت دے چونکہ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی تھی- اس لئے پھر کاکان کے ریلوے سٹیشن سے روسی مسلم پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا اور پاپیادہ بخارا پہنچا- بخارا میں ایک ہفتہ کے بعد پھر ان کو گرفتار کیا گیا اور بدستور سابق پھر کاکان کی طرف لایا گیا- اور وہاں سے سمرقند پہنچایا گیا- وہاں سے آپ پھر چھوٹ کر بھاگے اور بخارا پہنچے اور تیرہ مارچ ۱۹۲۳ء کو پہلی دفعہ بخارا میں اس جماعت کے مخلصین جو پہلے الگ الگ تھے اور حسب میری ہدایت کے ان کو پہلے آپس میں نہیں ملایا گیا تھا- ایک جگہ اکٹھا کر کے آپس میں ملایا گیا اور ایک احمدیہ انجمن بنائی گئی اور باجماعت عبادت ادا کی گئی- اور چندوں کا افتتاح کیا گیا-

وہاں کی جماعت کے دو مخلص بھائی ہمارے عزیز بھائی کے ساتھ آنے کے لئے تیار تھے- لیکن پاسپورٹ نہ مل سکنے کے سبب سے سردست رہ گئے- اس وقت محمد امین خاں صاحب واپس ہندوستان کو آرہے ہیں اور ایران سے ان کا خط پہنچا ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لائے اور آئندہ سلسلے کی بیش از پیش خدمات کرنے کا موقع دے-

میں ان واقعات کو پیش کر کے اپنی جماعت کے مخلصوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ تکالیف جن کو ہمارے اس بھائی نے برداشت کیا ہے ان کے مقابلے میں وہ تکالیف کیا ہیں جو ملکانہ میں پیش آرہی ہیں- پھر کتنے ہیں جنہوں نے ان ادنیٰ تکالیف کے برداشت کرنے کی جرأت کی ہے- اے بھائیو یہ وقت قربانی کا ہے- کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی- آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم اپنی نئی برادری کو جو بخارا میں قائم ہوئی ہے- یونہی نہیں چھوڑ سکتے- پس آپ میں سے کوئی رشید روح ہے جو ان ریوڑ سے دور بھیڑوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو اور اس وقت تک ان کی چوپانی کرے کہ اس ملک میں ان کے لئے آزادی کا راستہ اللہ تعالیٰ کھول دے-

خاکسار مرزا محمود احمد (امام جماعت الثانی)

(حضرت صاحب کا یہ بیان ہم نے محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر کی مرتب کردہ کتاب "روس میں انقلابات" سے لیا ہے- یہ کتاب احمد اکیڈیمی ربوہ پاکستان نے شائع کی ہے اور اس بیان کو ص ۱۵۶ سے ۱۶۳ تک درج کیا ہے- احباب اس کتاب کے مطالعہ سے محظوظ بھی ہوں گے اور یہ کتاب ان کے لئے ایمان افزا بھی ثابت ہو گی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے متعلق ایک کتاب ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی تو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے اس کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرمایا:-

مولانا جلال الدین صاحب شمس (وفات یافتہ) خدا کے فضل سے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے- آپ ایک کامیاب (مربی) ایک کامیاب مناظر' ایک کامیاب خادم سلسلہ' اور ایک کامیاب منتظم تھے- آپ کے دل میں خدمت دین کے لئے ایک شدید تڑپ تھی- کمزوری صحت کے باوجود آپ نے وقف زندگی کے عہد کو باحسن طریق نبھایا اور عمر کے آخری لمحے تک خدمت دین میں مصروف رہے- آپ کی زندگی ہم سب کے لئے قابل صد رشک تھی- آپ (جو اپنا کام پورا اچکے) کے پورے مصداق تھے- اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جزائے خیر دے اور انہیں (جنت) میں بلند مقام عطا فرمائے- آمین-

محترم شمس صاحب (وفات یافتہ) کے سوانح حیات آپ کے ہاتھوں میں ہیں- خدا کرے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کے دل میں بھی خدمت دین کے لئے وہی تڑپ اور سلسلہ کے لئے فدائیت اور للّٰہیت کا وہی جذبہ پیدا ہو جائے جو محترم شمس صاحب کے دل میں ہمیشہ موجزن رہا-

اسی کتاب کے دیباچہ کے لئے محترم مولانا قمرالدین صاحب فاضل نے لکھا:-

یہ کتاب محترم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے زندگی کے واقعات و سوانح اور آپ کے زمانہ کے حالات پر مشتمل ہے- اس میں مولانا موصوف کے بچپن اور طالب علمی اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد عملی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے- آپ کی تقاریر اور مباحثات کا بھی اس میں ذکر کیا گیا ہے اور احباب کی آراء بھی درج کی گئی ہیں علاوہ ازیں مولانا موصوف کو بلاد عربیہ' شام' فلسطین' اور مصر وغیرہ نیز یورپ کے سفروں میں جو دعوت الی اللہ کے سلسلے میں مشکلات پیش آئیں اور پھر کسی طرح ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا گیا- اور مصائب پر استقامت دکھائی- ان امور کا عمدہ پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے- نیز حضرت امام جماعت الثانی نے اظہار خوشنودی فرمایا اس کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے-

چونکہ خاکسار اور حضرت مولانا ایک لمبا زمانہ اکٹھے رہے ہیں مجھے وہ زمانہ بھی یاد ہے کہ ہم اکٹھے سیکھواں سے قادیان تعلیم کے حصول کی غرض سے آتے تھے- حضرت امام جماعت الثانی ہیڈ ماسٹر تھے پھر بڑی کلاسوں میں جا کر ہم نے قادیان میں رہائش اختیار کی- وہاں عرفانی سٹریٹ میں ہم اپنے مکان کے ایک کمرے میں رہتے تھے- اور کھانا لنگر سے کھاتے تھے- سفر و حضر میں اکٹھا وقت گذرتا تھا- قادیان کے گلی کوچوں میں اکٹھے نکلتے اور پھر واپس آتے- سیر کو اکٹھے جاتے اکٹھے واپس آتے- یہی صورت (عبادت) کی تھی- آخری کلاسوں میں گئے تو ہم بورڈنگ احمدیہ میں داخل ہو گئے- اور وہیں سے آخری امتحان پاس کر کے سلسلہ کے کاموں میں لگ گئے- اس سارے عرصہ میں عینی شاہد کے طور پر میرا یہ بیان ہے کہ حضرت مولانا نہایت متدین علم دوست حلم بردباری کے پیکر خوش اخلاق اور سادہ طبیعت تھے- طالب علمی کے زمانہ میں امتحان دے کر جب ہم سیکھواں رخصتوں پر جاتے تو مولانا کلام الٰہی حفظ کیا کرتے تھے- اور گو آپ سارے کلام الٰہی کے حافظ تو نہ تھے مگر کلام الٰہی کا بیشتر حصہ ان کو حفظ تھا- اور اس کے نتیجے میں وہ موقع و محل کی آیات اپنی گفتگو میں پیش کرتے تھے- اور لوگوں پر آپ کے کلام الٰہی سے استنباط سے نیک اثر پیدا ہوتا تھا-

محترم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے بھی مولانا کو محبت تھی- اور آپ کے علم دوست ہونے کی وجہ سے کسی وقت حضرت مرزا صاحب موصوف کے مکان کے چوبارہ میں بھی آپ رہتے رہے ہیں اور وہاں عبادت اور کلام الٰہی کو خوش الحانی سے پڑھنا آپ کے معمول میں داخل تھا- اور آس پاس کے لوگ آپ کے اس عمل سے متاثر تھے-

بلاد عربیہ اور بلاد یورپ میں جو آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کی ہدایت کے ماتحت کام کیا اس سے حضرت صاحب بہت خوش تھے- ولایت کے زمانے میں سب سے بڑا مبشرین کا گروپ جس میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ' حافظ قدرت اللہ صاحب' چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر' اور شیخ ناصر احمد صاحب وغیرہ شامل تھے- باوجودیکہ یہ نوجوان سات آٹھ سال قادیان میں واقفین زندگی کے طور پر دینی تعلیم حاصل کر کے مختلف ممالک میں متعین کئے گئے تھے- لیکن پھر بھی حضرت صاحب کی ہدایت تھی کہ شمس صاحب کے پاس ٹریننگ لے کر اپنے اپنے ملکوں کو روانہ ہوں- چنانچہ یہ لوگ شمس صاحب سے ٹریننگ لے کر اپنے اپنے علاقوں میں گئے- اس طرح گویا شمس صاحب ان سب کے استاد ہیں اور ان کے ذریعے دنیا کے مختلف ملکوں میں دعوت الی اللہ کا کام ہو رہا ہے-

مولانا کی ولایت سے کامیاب مراجعت پر حضرت امام جماعت الثانی نے اپنی ایک تقریر میں طلوع الشمس کو (مغرب سے) شمس صاحب پر چسپاں کیا تھا-

غرضیکہ مولانا شمس صاحب بے نظیر قابلیتوں کے انسان تھے- قدرت نے آپ کے وجود میں بہت سی لیاقتیں جمع کر رکھی تھیں- اور اس کے نتیجہ میں یہ بلند حیثیت آپ کو جماعت میں حاصل تھی اور جو ارفع شان خدا کی طرف سے آپ کو ودیعت ہوئی تھی اس سے سلسلہ کے خواص و عوام واقف ہیں- متحدہ ہندوستان کی صورت میں مولانا تقریباً ہر علاقہ میں جلسے کی تقریب یا مناظرہ پر تشریف لے گئے تو اس کامیابی سے واپس آئے کہ آج تک علاقہ کے اپنے اور بیگانے آپ کو یاد کرتے ہیں-

۱۹۲۴ء میں ملکانہ کے علاقہ میں فتنہ ارتداد کے موقعہ پر آریوں کے مد مقابل پر ہر جگہ شمس صاحب جاتے اور دین حق کی برتری ثابت کرتے تھے- اور آریہ مت کا رد کرتے تھے- میں نے چند باتیں الشی بالشی یذکر کے ماتحت لکھ دی ہیں بہر حال یہ کتاب جس میں مولانا کے واقعات درج ہیں- عزیزم عبدالباری قیوم صاحب واقف زندگی نے مرتب کی ہے- میں یقین سے کہتا ہوں کہ محترم مولانا شمس صاحب سے محبت رکھنے والے اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں گے-

قمرالدین مولوی فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد
ربوہ-۶۶-۱۲-۲۲

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر ملک مسعود احمد صاحب ایم-اے تحریر کرتے ہیں:

مکرمی محترمی ایڈیٹر صاحب الفضل کافی دن ہوئے آپ کا کالم جو ٹیلیفون اور خط کے بارے میں تھا نظر سے گزرا- آپ کے خیالات بالکل میرے خیالات سے ہم آہنگ نکلے- آجکل اکثر لوگ خط لکھنے سے جی چراتے ہیں بالخصوص ایسے نوجوان اور ان کے اقرباء جو باہر کے ملکوں میں چلے گئے ہیں- میرے بھی کئی عزیز اور برخوردار بیرونی ممالک میں روزگار کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں- جی چاہتا ہے کہ وہ خطوط کے ذریعہ اپنا حال تحریر کریں مگر مجال ہے کہ وہ ایسا کریں- بس ٹیلیفون ایک ذریعہ ہے جس کو کام میں لا کر وہ اپنے والدین اور عزیزوں سے علیک سلیک کر لیتے ہیں یا مختصر حال احوال پوچھ لیتے ہیں- میں نے اپنے ایک دو عزیزوں کو اس سلسلے میں بڑے اصرار سے کہا کہ کبھی کبھار خط بھی لکھ لیا کرو- مگر وہ اپنی عدیم الفرصتی کا بہانہ بناتے ہیں- لیکن حقیقت میں یہ عذر قابل قبول نہیں- وہی آپ کی بات کہ اب ٹیلیفون کلچر کا رواج ہو گیا ہے حالانکہ جو بات ایک خط میں ہوتی ہے وہ ٹیلیفون کی مختصر اور بے جان رسمی سی بات چیت میں کہاں میسر آ سکتی ہے- اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ٹیلیفون پر بار بار ایک دو جملوں کی تکرار ہوتی رہتی ہے- "کیا حال ہے؟ اور کیا حال ہے؟ اچھا باقی سب ٹھیک ٹھاک ہے" لیکن اس کے مقابلے میں محبت اور جذبے سے لکھا گیا ایک مکتوب اپنے دامن میں بہت کچھ سمیٹے ہوئے ہوتا ہے- اور خیالات اور جذبات کی صحیح عکاسی اور ترجمانی تو فقط ایک خط کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو سکتی ہے- اور اس کا لطف ہی کچھ اور ہے- اپنے عزیزوں اور چاہنے والوں کے خطوط اگر عرصہ دراز کے بعد بھی نکال کر پڑھے جائیں تو آدمی زمانہ ماضی کے ان یادگار لمحات میں کھو جاتا ہے-

معلوم نہیں کہ لوگ آجکل خط لکھنے سے کیوں گھبراتے اور گریز کرتے ہیں- شاید یہ مشینی دور کی "برکات" ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو صرف فون کرنے اور فون پر بات سننے تک محدود کر رکھا ہے- غالباً یہ بھی ایک فیشن بن گیا ہے- بیشک ٹیلیفون کی افادیت اور اہمیت اپنی جگہ "مسلم" ہے لیکن اس کے مقابلے میں خطوط نویسی کا دائرہ بہت وسیع ہے- اور اپنے اندر بے شمار بو قلمونیاں رکھتا ہے-

مجھے ذاتی طور پر فون پر بات کرنے سے ایک قسم کی الرجی (Elergy) ہوتی ہے- ہاں مختصر کاروباری بات یا کسی خوشی یا غمی کا ہنگامی پیغام Urgent Message ہو تو اور بات ہے' لیکن ٹیلیفون کو خط کی جگہ استعمال کرنا بالکل ہی اچھا نہیں لگتا- ٹیلیفون پر بات کرنے کے بعد ایک تشنگی سی رہتی ہے اور پوری طرح خیالات اور احساسات کا ابلاغ نہیں ہو پاتا-

زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہمارا مشرقی معاشرہ تو خطوط نویسی کے بغیر ایک قدم نہیں چل سکتا تھا- مگر بُرا ہو مغربی اقدار کی یلغار کا اور اس کے نتیجے میں تساہل پسندی پیدا ہونے کا کہ اب ہر چیز میں اختصار پسندی اور Formality آتی جا رہی ہے- ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مراسلہ نگاری کے کلچر کا احیاء کریں- میں ذاتی طور پر دوستوں ور عزیزوں کو خط لکھنے میں عجیب لذت بے پایاں محسوس کرتا ہوں اور میری روح اس سے وجد میں آ جاتی ہے- بہت سے احباب اور صاحب ذوق دوست اب بھی یقیناً ایسے ہوں گے جو اس لذت سے آشنا ہوں گے-

میں نے بعض بڑی شخصیتوں کے ساتھ بھی خط و کتابت کی' اور ان کی طرف سے مجھے ہر خط کا جواب موصول ہوا- بعض خطوط میں علمی اور

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مصر کے صدر حسنی مبارک پر قاتلانہ حملہ

مصر کے صدر حسنی مبارک ایتھوپیا کے دار الحکومت عدیس ابابا میں قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے۔ حملہ آوروں نے ان کی کار پر گولیاں برسائیں۔ صدر کے محافظوں نے جوابی فائرنگ سے دو حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا۔ ان کے تیسرے ساتھی کو پولیس نے گولی مار دی۔ صدر مبارک حملے کے فوراً بعد اپنے وطن واپس روانہ ہو گئے۔ صدر مبارک افریقی اتحاد کی تنظیم کے اجلاس میں شرکت کے لئے عدیس ابابا گئے تھے۔ فائرنگ کا یہ واقعہ فلسطینی سفارت خانے کے قریب، ہوائی اڈے سے شہر جانے والی سڑک پر ہوا۔ فائرنگ سے فلسطینی سفیر بھی زخمی ہوئے ہیں ان کی ٹانگ پر گولی لگی ہے۔

حملے کے فوراً بعد وطن پہنچ کر صدر حسنی مبارک نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں خیریت سے ہوں۔ ملک کا استحکام اس واقعہ سے متاثر نہیں ہو گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان پر حملے میں سوڈان کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ دہشت گرد سوڈان کے راستے ایتھوپیا میں داخل ہوئے ہوں۔ انہوں نے مشہور اسلام پسند رہنما ڈاکٹر حسن ترابی پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ سوڈان تو ہمارے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے لیکن ترابی کچھ اور کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ترابی کو موجودہ سوڈانی حکومت کا روحانی رہنما قرار دیا جاتا ہے۔

ادھر مصر کے ایک اسلام پسند گروپ طالع الفتح نے مصر کے صدر حسنی مبارک پر قاتلانہ حملہ پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ایک شخص جس نے اس تنظیم سے اپنا تعلق ظاہر کیا ہے کہا ہے کہ آئندہ صدر حسنی مبارک بچ نہیں سکیں گے۔ اس نے کہا کہ وہ صدر مبارک کو قتل کر کے دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بدلہ لینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

صدر حسنی مبارک نے قاتلانہ حملے کے واقعے کے بعد کہا کہ وہ عسکریت پسند مسلمان تنظیموں کے ساتھ نبرد آزما رہیں گے۔ صدر جس کار میں سوار تھے وہ بلٹ پروف بکتر بند لیموزین تھی جس کی وجہ سے وہ محفوظ رہے۔

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اسحاق رابین نے گذشتہ روز اپنی پارلیمانی لیبر پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق ایتھوپیا میں پیر کے روز صدر حسنی مبارک پر جو قاتلانہ حملہ ہوا اس میں ایران کا ہاتھ ہے۔ اس میں ایک اسلامی گروپ ملوث ہے جسے ایران کی پشت پناہی حاصل ہے۔

پنجاب کی سیاست

صوبہ پنجاب کی سیاست میں آج کل تیزی آ رہی ہے۔ توڑ جوڑ کی باتیں شروع ہیں اور خبریں نیا رنگ ڈھال رہی ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ مسلم لیگ جونیجو گروپ اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تعلقات اب اتنے اچھے نہیں ہیں جتنے پہلے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ بات بھی سننے میں آئی کہ وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو جن کی عام کارکردگی کی ہمیشہ تعریف کی گئی ہے کو وزارت علیا سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سینیٹر رفیق احمد جو پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل بھی ہیں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کے جو اختلافات ہیں ان میں کوئی نیا پن نہیں ہے۔ جہاں بھی اتحادی جمہوریت کام کرتی ہے وہاں کوئی نہ کوئی ایسی بات ابھر کر سامنے آجاتی ہے کارکنوں کو کسی نہ کسی طرح شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اور لوگ ان شکایت کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ دونوں پارٹیاں آپس میں بر سرپیکار ہیں۔ حالانکہ انفرادی کارکنوں کی شکایت بالکل الگ بات ہے اور پارٹی کی پارٹی سے شکایت الگ بات ہے۔ شیخ رفیق نے کہا کہ ایم کیو ایم کراچی میں دہشت گردی اس لئے پھیلا رہی ہے کہ پنجابیوں پٹھانوں بلوچوں اور کشمیریوں کو آپس میں لڑائے وہ اپنی اپنی نوکریاں یا کام چھوڑ کر چلے جائیں اور اس طرح ایم۔ کیو۔ ایم کے لوگوں کے لئے روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہو جائیں۔ بہرحال کسی بھی پارٹی کے متعلق ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جن خیالات کا اظہار کیا جائے وہ درست ہوں یا دوسرے لوگ بھی ان کی تائید کرتے ہوں۔

جعلی پاسپورٹ

مصر کی پولیس نے دو ایسے پاکستانیوں کو گرفتار کیا ہے جو چرائے ہوئے اور جعلی پاسپورٹوں کا کاروبار کرتے ہوئے لوگوں کو یورپ بھجواتے تھے۔ پولیس نے ایک شخص محمد انور خان جس کی عمر ۳۹ سال ہے اور منصور حسین جس کی عمر ۳۸ سال ہے کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا جہاں انہیں اس قسم کے پچاس پاسپورٹ ملے یہ برطانیہ بلیجئم آئرلینڈ اور پاکستان کے لئے بنائے گئے تھے۔ ان دونوں افراد نے کہا کہ انہوں نے یورپ میں ایسے لوگوں کو کام پر لگایا ہوا ہے جو جعلی پاسپورٹ بناتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے پاسپورٹ چراتے بھی ہیں اور ان کے ساتھ ہی ویزا کا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ ویزے کے لئے دو ہزار امریکی ڈالر لیا جاتا ہے اور پاسپورٹ کے لئے چار ہزار امریکی ڈالر۔ جن لوگوں کو یورپ کے ان ممالک میں جانے کا خبط ہوتا ہے وہ ان رقموں کو بہت چھوٹی رقمیں سمجھتے ہیں اور ویزے کے لئے خوش دلی کے ساتھ دو ہزار ڈالر دے دیتے ہیں۔ اسی طرح پاسپورٹ کے حصول کے لئے بھی چار ہزار ڈالر دینا ان کے لئے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

ایران-بارودی سرنگیں

ایران سے ملنے والی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ وہ اپنی مشرقی سرحد پر جو افغانستان اور پاکستان سے ملتی ہے۔ بارودی سرنگیں بچھا دے گا۔ تاکہ منشیات کے کاروباری لوگ افغانستان اور پاکستان سے ایران میں داخل نہ ہو سکیں۔ انہوں نے یورپ اور امریکہ پہنچنے کے لئے جو راستہ منتخب کیا ہوا ہے وہ یہی ہے کہ وہ پاکستان اور افغانستان کے راستہ ایران جائیں اور وہاں سے آگے پہنچ جائیں۔ یہ بات ایران کے وزیر داخلہ علی محمد بشارتی نے ایک اخبار کو بتائی۔ اس اخبار کے مطابق مسٹر بشارتی نے کہا کہ ایرانی ایجنٹوں نے ۱۳۵ ٹن منشیات پکڑی ہیں اور ۳۹۰۰۰ افراد کو منشیات کے استعمال یا اس کے دھندے کے سلسلے میں پکڑا ہے۔ یہ اعداد و شمار ۲۰۔ مارچ تک کے ہیں۔ ایسا کرنے میں ۵۸۔ پولیس کے آدمی مارے گئے اور ان ۵۸۔ آدمیوں کو ۴۳۰ مقابلوں میں موت کا سامنا ہوا۔ بشارتی صاحب نے کہا کہ ۶۵۰۰ غیر قانونی دوائیں ہر سال ان دونوں ملکوں میں بنتی ہیں۔ ایران کی سرحد جو ان دونوں ملکوں کے ساتھ لگتی ہے وہ ۱۲۵۰۔ میل ہے اتنی بڑی سرحد کا آسانی سے حفاظتی انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہاں سرنگیں بچھا دی جائیں۔ تاکہ لوگ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آجا نہ سکیں۔

اقوام متحدہ دیوالیہ ہو گئی

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بطروس غالی نے گذشتہ ہفتہ کے روز سان فرانسسکو میں بتایا کہ اقوام متحدہ قریباً دیوالیہ ہو چکی ہے اور جو اس کے مقاصد ہیں انہیں حاصل کرنے کے لئے اسے مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اس کے اراکین میں سے کئی ایک نے قابل ادا رقوم روک رکھی ہیں اور ان کی وجہ سے اس وقت دو ارب امریکی ڈالر جو اقوام متحدہ کو ملنے چاہئیں وہ نہیں ملے۔ آپ سان فرانسسکو میں اقوام متحدہ کے چارٹر کی پچاسویں سالگرہ منانے گئے ہوئے تھے۔ البتہ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ کا مستقبل شاندار ہو گا۔ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جن اراکین نے اپنا اپنا حصہ ادا نہیں کیا وہ جلد ادا کریں اور اگر یہ ادائیگی ہو جائے تو اقوام متحدہ کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ جب ان سے خاص طور پر پوچھا گیا کہ اقوام متحدہ کی سب سے بڑی مشکل کیا ہے تو انہوں نے کہا "روپیہ"

گنگا کا پانی

بنگلہ دیش نے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ گنگا کے پانی کے سلسلے میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں پیش رفت ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ کئی عشروں سے حل طلب ہے اور دونوں ممالک کے آپس کے تعلقات کو کشیدہ کرتا رہا ہے۔ بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ اب ہندوستان نے ہم سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ اسی مسئلہ کا مستقل حل تلاش کیا جائے گا اور ہندوستان کا یہ اظہار ہمارے لئے خوش آئند ہے۔ سفارت کار کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش نے اس گفت و شنید کے دوران جو ڈھاکہ میں ہوئی ہندوستان سے کہا کہ وہ ۳۴۵۰۰ کیوبک میٹرز فی سیکنڈ گنگا کا پانی انہیں مہیا کرے اور یہ پانی سارا سال ملنا چاہئے۔ لیکن حیدر نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا اور اس کانفرنس کے بعد وہ نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ کہ گنگا میں پانی بہت کم ہے اور بنگلہ دیش کو ایسی کوئی یقین دہانی نہیں کروائی جا سکتی۔ البتہ اس بات کی تردید کی ضرورت ہے کہ ہندوستان بنگلہ دیش کے ساتھ اس بات پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں نے اب یہ عہد کیا ہے کہ وزارتی سطح پر گفت و شنید جاری رکھے۔ گنگا کو بنگلہ دیش میں پدما کہتے ہیں یہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور ہندوستان سے ہوتا ہوا بنگلہ دیش پہنچتا ہے۔ ڈھاکہ کا کہنا ہے کہ فرخا ڈیم ۱۸ کلو میٹرز بنگلہ دیش سے شمالی علاقے میں ہے یہ دریا کے پانی کو روکتی ہے۔ ۱۹۷۷ء میں ہندوستان نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ بنگلہ دیش کو کم از کم ۳۴۰۰۰ کیوسکز پانی گنگا سے خشک موسم میں ملنا چاہئے۔ جبکہ اسی موقعہ پر ہندوستان کو ۲۳۰۰۰ کیوسکز ملے۔

مختصرات

بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے فیصل آباد میں ایک سائنس یونیورسٹی کی تعمیر کا منصوبہ منظور کیا ہے۔ یہ بات ڈائرکٹر (کالجز) نصیر احمد چیمہ کی صدارت میں ہونے والی ایک میٹنگ میں بتائی گئی۔ چیمہ صاحب نے کہا کہ اس یونیورسٹی کی تعمیر پر ۶۰ کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔ اور تکمیل پر پانچ سال لگیں گے۔ تعمیر کے لئے ایک خصوصی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو دو مجوزہ جگہوں کا جائزہ لے گی۔ عباس پور اور ماکو آنہ۔ اور دیکھے گی کہ ان دونوں جگہوں میں سے کون سی جگہ پر یہ یونیورسٹی زیادہ مناسب رہے گی۔

شام نے گزشتہ منگل کے روز اسرائیل کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ وہ لبنان میں اسرائیلوں کے خلاف تشدد کو روکے بلکہ شام نے اپنا مطالبہ پیش کر دیا کہ وہ ملک سے یہودی ریاست کی فوجوں کو واپس بلائے۔ بعض سیاسی حلقوں نے شام کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ اس کی وجہ سے لبنان کے حالات خراب ہیں۔ حالانکہ شام کے مطابق یہ بات بھی غلط ہے۔ اتوار کے روز اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابین نے امریکہ سے کہا کہ وہ شام پر دباؤ ڈالے کہ لبنان سے جو اسرائیل پر حملے ہوتے ہیں انہیں بند کرایا جائے۔ یہ بات اس وقت کہی گئی جب اسرائیل کے تین فوجی اور مارے گئے اور تین دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ حزب اللہ کے گوریلوں نے چھپ کر کیا تھا اور اس علاقے میں کیا گیا جو جنوبی لبنان میں سیکورٹی زون کہلاتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

ادبی نکات بیان کئے گئے۔ مثلاً قاضی ظہور الدین صاحب اکمل (سابق ایڈیٹر البدر قادیان) مولانا عبدالمجید سالک ایڈیٹر انقلاب 'لاہور' چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب (جب وہ عالمی عدالت کے جج کے عہدہ پر فائز تھے) مسٹر۔ ایم۔ آر کیانی (چیف جسٹس مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور) ان سب حضرات کو راقم السطور نے خطوط تحریر کئے مگر باوجودیکہ وہ اعلیٰ مناصب پر فائز تھے اور عدیم الفرصت بھی یقیناً تھے، مگر ان میں سے ہر ایک محترم ہستی کی طرف سے مجھے جواب موصول ہوا۔ ان کے خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں اور ان عظیم ہستیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

آپ نے اپنے مذکورہ کالم میں اس امر کی خواہش ظاہر کی تھی کہ قارئین الفضل آپ کو ٹیلیفون اور خط کے بارے میں آپ کے کالم کے حوالہ سے اپنی رائے کا اظہار کریں۔ سو آپ کے کالم کی روشنی میں میں یہ سطور تحریر کر رہا ہوں۔ بیشک ٹیلیفون کی اہمیت اپنی جگہ مگر خط لکھنے کی عادت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر بعض احباب نے اس عادت کو خیرباد کہہ دیا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کا دوبارہ احیاء کرنا ضروری ہے کیونکہ خطوط نویسی یا مراسلہ نگاری ہمارے مشرقی کلچر کا ایک جاندار حصہ ہے۔ نیز جو مزہ خط کے ذریعے اپنی بات مکتوب الیہ تک پہنچانے میں ہے وہ ایک ٹیلیفون کی رسمی اور اکثر اوقات بے جان کال میں حاصل نہیں ہو سکتا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۹۹ میں نصرت بیگم زوجہ چوہدری نصیر الدین صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی احمد آباد ہیرا سنگھ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر چالیس ہزار روپے اور زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بیگم اہلیہ نصیر الدین منڈی احمد آباد ہیرا سنگھ ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر۱ محمد حسین گل بیت الذکر کالج روڈ اوکاڑہ گواہ شد نمبر۲ انوار احمد سیکرٹری مال احمد آباد ضلع اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۰ میں امتہ الحفیظ نصیر زوجہ چوہدری نصیر الدین قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۷۹-۱-۸ ساکن منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر چالیس ہزار روپے اور زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ نصیر زوجہ چوہدری نصیر الدین منڈی احمد آباد ہیرا سنگھ P.O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر۱ محمد حسین گل بیت الذکر کالج روڈ گواہ شد نمبر۲ انوار احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد آباد ضلع اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۱ میں رحیم بی بی بیوہ محمد عمر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ پانچ صد روپے (۲) طلائی بالیاں و رنگ مالیتی پندرہ صد روپے (۳) نقد بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رحیم بی بی بیوہ محمد عمر C/O محمد ظفراللہ مکان نمبر۱۲ گلی نمبر۱۶ سی بلاک غازی روڈ فیصل ٹاؤن لاہور کینٹ گواہ شد نمبر۱ محمد ظفراللہ فیصل ٹاؤن لاہور کینٹ گواہ شد نمبر۲ عبدالشکور مکان نمبر۴۳ گلی نمبر A-16 اے بلاک فیصل ٹاؤن لاہور کینٹ۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۲ میں بشیر احمد ولد ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۶۷ کنال واقع موضع دھوریہ بھاگو شریف کوٹلہ قاسم خان ضلع گجرات مالیتی چالیس لاکھ روپے (۲) زرعی زمین بنجر قدیم ۵۰ ایکڑ واقع موضع رکھ نواں کوٹ تحصیل چوبارہ ضلع لیہ مالیتی پانچ لاکھ روپے (۳) جدی مکان برقبہ ایک کنال واقع موضع دھوریہ ضلع گجرات کا ۲/۹ حصہ جو چھوٹے بھائی کے حق میں دست بردار ہو گیا ہوں (۴) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس کراچی (VII) مالیتی گیارہ لاکھ روپے (۵) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس روڈ لاہور مالیتی چار لاکھ روپے (۶) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور مالیتی پانچ لاکھ روپے (۷) پلاٹ برقبہ ۶۶۶ مربع گز واقع اسلام آباد سیکٹر مالیتی پچیس لاکھ روپے (۸) ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی چالیس لاکھ روپے (۹) بینک میں آج موجود بارہ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد B-10 تلسہ روڈ لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین ۲۷ املت کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر۲ عبدالمجید بٹ F 215 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

ہمارے دوست جو غیر ملکوں بالخصوص یورپی ممالک میں رہ رہے ہیں وہ اگر اپنے قلم کو استعمال میں لائیں اور وہاں کے حالات اور اپنے مشاہدات اور اپنے شب و روز کی سرگرمیوں کا تذکرہ الفضل کو لکھ کر بھیجتے رہیں تو یہ بھی قارئین الفضل کے لئے ایک دلچسپ سلسلہ ہو گا۔ امید ہے کہ بیرونی ممالک میں قیام پذیر ہمارے احباب اس طرف ضرور توجہ دیں گے۔

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

الفضل کی قیمت میں اضافہ

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے اخبارات اپنی قیمتوں میں کئی ماہ قبل اضافہ کر چکے تھے۔ ابھی تک الفضل نے اضافہ نہ کیا تھا۔ لیکن کاغذ کی قیمت میں کمی نہ آنے کے باعث اور دیگر مختلف اشیاء میں مہنگائی کے برقرار رہنے بلکہ اضافہ ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً الفضل کی قیمت میں صرف پچاس پیسے فی شمارہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یکم جولائی سے الفضل کے نرخ درج ذیل ہونگے۔

- فی شمارہ 2-50 روپے
- سالانہ 750 روپے
- ششماہی 375 روپے
- سہ ماہی 186 روپے
- خطبہ نمبر 150 روپے
- ممالک بیرون سے 750 + ڈاک خرچ (اس کی تفصیل الگ دی جائے گی)

(مینیجر الفضل - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جولائی-1995ء
گرمی دوبارہ بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 35 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے پر غور کر رہی ہے- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے کراچی قومی کانفرنس میں پیپلز پارٹی کو مدعو نہ کرکے اس کی سیاسی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے- حالانکہ اپوزیشن کو چاہئے تھا کہ مثبت رویہ اختیار کرتی- انہوں نے مزید کہا کہ کراچی میں قیام امن کے لئے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان نمبروں کی گیم نہیں ہونی چاہئے- کراچی کسی فرد واحد کی ذمہ داری نہیں بلکہ قومی معاملہ ہے-

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ وہ حکومت اور الطاف گروپ میں رابطے کا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں انہوں نے کہا کہ فریقین کو لچک پیدا کرکے مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہئے- اور سیاسی جماعتوں و مذاکرات کی راہ اپنانی چاہئے-

○ کراچی میں ایم کیو ایم الطاف گروپ کے احتجاج کے دوسرے روز ہفتہ کو دہشت گردوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے- شہر بھر میں سخت کشیدگی رہی اور کاروبار زندگی مفلوج رہا- دکانیں پٹرول پمپ ہوٹل بیکریاں اور ٹریفک مکمل طور پر بند رہی- خوف کے باعث شہری گھروں سے باہر نہیں نکلے- مول لائنز میں اخبارات کے دفاتر پر بھی فائرنگ کی گئی-

○ وزیر قانون و انصاف اور پارلیمانی امور پروفیسر این- ڈی خان- نے کہا ہے کہ ایم- کیو- ایم نے مذاکرات کی حکومتی پیش کش کا مثبت جواب نہیں دیا ہے- انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کی طرف سے مذاکرات سے قبل شرائط بلا جواز ہیں-

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اخبارات کی بندش آئین کو پامال کرنے کی بدترین مثال ہے- وزیراعظم نے مملکت کے چاروں ستونوں پر بیک وقت حملہ کر دیا ہے- انہوں نے کہا کہ کسی جمہوری معاشرہ میں اخبارات پر پابندی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا-

○ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی- این- ایس) کے صدر جناب مصطفیٰ صادق نے کہا ہے کہ اخبارات کی بندش ایک غیر معمولی اور سنگین اقدام ہے اور حکومت کو اپنے اس اقدام پر نظرثانی کرنی چاہئے- انہوں نے مزید کہا کہ چھ اخبارات پر پابندی کے خاتمہ کے لئے تمام صحافی تنظیموں کو متحدہ جدوجہد کرنی چاہئے-

○ کراچی کو دہشت زدہ علاقہ قرار دینے کے لئے آرڈی ننس تیار کرلیا گیا ہے کراچی میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر سینئر انتظامی عہدیداروں کو جلد تبدیل کرکے وفاق اور دوسرے صوبوں سے زیادہ تجربہ کار اور باصلاحیت متعدد افسروں کو کراچی میں تعینات کیا جائے گا-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی میں ڈیفنس سوسائٹی- کلفٹن اور دوسرے نسبتاً پرامن علاقوں میں بھی حفاظتی چوکیاں ہنگامی بنیادوں پر قائم کرنے کی ہدایت کردی ہے-

○ وزیراعظم کے خصوصی معاون برائے اقتصادی امور شاہد حسن خان نے کہا ہے کہ حکومت زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے کوشاں ہے- جس سے قیمتیں نیچے آجائیں گی- انہوں نے بتایا کہ سرمایہ کاری کی بات محض ایم- او- یوز- تک محدود نہیں- اکتیس لیٹر آف سپورٹ جاری کئے گئے- دنیا کی نامور کمپنیوں نے کروڑوں روپے کی بینک گارنٹی جمع کرائی ہے آٹھ ماہ میں دو منصوبوں کا فینانشل کلوز حاصل کرلیا گیا ہے- کراچی میں دنیا کے سب سے بڑے پولیسٹر پلانٹ پر کام شروع ہوگیا ہے-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے بتایا ہے کہ مسئلہ کراچی پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کے لئے وزیراعظم نے مثبت جواب دیا ہے- انہوں نے کہا کہ وہ اپوزیشن اور حکومت سے اس سلسلے میں مزید تبادلہ خیالات کریں گے-

○ ایم کیو ایم کی طرف سے ہڑتال کی اپیل پر سکھر میں جزوی ہڑتال کی گئی- نامعلوم تخریب کاروں نے چار دکانوں کو آگ لگادی- شہر میں پولیس اور رینجرز گشت کرتے رہے- رینجرز نے بائیس افراد کو گرفتار کرلیا-

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت نواب یوسف تالپور نے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو سندھ میں فوج طلب کی جاسکتی ہے- انہوں نے کہا کہ ابھی تو ابتدا ہے آئندہ ایم کیو ایم کی طرف سے علیحدگی کا مطالبہ بھی کیا جائے گا- سندھ کی تقسیم پاکستان کی تقسیم کے مترادف ہوگی-

○ حق پرست رکن سندھ اسمبلی رانا صفدر ایڈووکیٹ کو جمعہ کی شب رینجرز نے گرفتار کر لیا- اور انہیں نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا- دریں اثنا ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے ان کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے- اور اسے مہاجروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کا حصہ قرار دیا-

○ سپیکر پنجاب اسمبلی حنیف رامے نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد آنے کا کوئی امکان نہیں-

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

سیلز مینوں کی ضرورت ہے
ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلوفر سیرپ" (مٹی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے- دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں-
مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ
احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 - C4524

لندن جانیوالے احباب کیلئے
"خوشخبری"
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی سیر و قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس
کل کرایہ 16300/-
• لاہور لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس
کل کرایہ 21200/-
• اسلام آباد لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس
کل کرایہ 21200/-
کنفرم سیٹیں- آرام دہ سفر
• Repeat Visit Visa فری سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
13/3 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون 211550
فیکس 211166

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

مفید اور مؤثر دوائیں
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی اکسیر گولیاں جس کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے۔ 200/- مکمل کورس
نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے مفید ترین گولیاں۔ بہت تجربہ اور فائدہ کی چیز ہے۔ مکمل کورس 625/-
زد جام عشق: مشہور عالم گولیاں جو تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں۔ 30 گولیاں 300/-
اکسیر معدہ: پیٹ درد۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ بھوک نہ لگنا اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ 10/- 20/-
قند شفاء۔ جوشاندے کا انسٹنٹ پاؤڈر۔ انفلوئنزا۔ نزلہ۔ زکام اور سردرد میں مفید 15/-
حب سعال: گلے کی خراش اور کھانسی کیلئے بہترین گولیاں 10/-
اکسیر نونہال: (شربت) بچوں کے پیٹ کی صفائی۔ ازالۂ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے 15/-
سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے حیرت انگیز دوا 40/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
منظور حمید
1911ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634